سوال

سورۃ یس کے فضائل

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جو شخص ہر صبح سورت یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی ۔ اس روایت کی تحقیق مطلوب ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ روایت سنن الدارمی (ج 2 ص 457 ح 3421 وطبعۃ محققہ ح 3461) میں " عطاء بن ابی رباح (تابعی) قال : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال " کی سند سے موجود ہے ، اوردارمی ہی سے صاحب مشکوۃ نے (ح 21277 بتحقیقی) نقل کی ہے ۔

یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ ضعیف ہے اور " بلغنی " کا نام فاعل نا معلوم ہے ،

سورہ یس کی فضیلت میں درج ذیل مرفوع روایات بھی ضعیف ومردود ہیں :

1) ان لکل شئی قلبا قلب القرآن یس ومن قرایس کتب اللہ لہ بقراتہا قراءۃ القرآن عشر مرات "

(جامع ترمذی ح 2887 من حدیث قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ و تبلیغی نصاب ص 292 فضائل قرآن ص 58)

امام ترمذی اس روایت کے ایک راوی ہارون ابو محمد کے بارے میں فرماتے ہیں " شیخ مجہول " لہذا یہ روایت ہارون مذکور کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ شیخ البانیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے ۔ (الضعیفۃ ج 1 ص 202 ح 169)

امام ابو حاتم الرازی نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس حدیث کا راوی : مقاتل بن سلیمان (کذاب) ہے (علل الحدیث ج 2 ص 1652) جبکہ سنن ترمذی وسنن الدارمی (ج 2 ص 456 ح 3419) تاریخ بغداد (ج 4 ص 167) میں مقاتل بن حبان (صدوق) ہے ۔ واللہ اعلم

درج بالا روایت کا ترجمہ جناب زکریا صاحب تبلیغی دیوبندی نے درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے : ہر چیز کےلیے ایک دل ہوا کرتا ہے ۔ قرآن شریف کا دل سورہ یس ہے ۔ جو شخص سورہ یس پڑھتا ہے حق تعالی شانہ اس کےلیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے "

2)اس باب میں سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ روایت کے بارے میں امام ترمذی نے لکھا ہے کہ "ولایصح من قبل اسنادہ ضعیف "ترمذي : ٢٢٨٨٧)

3) "ان لکل شئی قلبا وقلب القرآن یس " (کشف الاستار عن زوائد البزار ج 3 ص 87 ح 2304 من حدیث عطا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث کے بارے میں شیخ البانیؒ فرماتے ہیں :

"*وحمید ہذا مجہول کما قال الحافظ فی التقریب وعبدالرحمن فی التقریب وعبدالرحمن بن الفضل شیخ البزار لم اعرفہ* " (*الضعیفہ ج ١ ص ٢-٤*)

یعنی اس کا (بنیادی) راوی حمید (المکی مولی علقمۃ/ تفسیر ابن کثیر 570/3 مجہول ہے ۔ جیساکہ حافظ (ابن حجر) نے تقریب التہذیب میں کہا ہے اور بزار کے استاد : عبدالرحمن بن الفضل کو میں نہیں جانتا ۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت دو راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

4) "من قرا یس فی لیلۃ اصبح مغفوراله ۔ ۔ ۔ الخ

(مسند ابی یعلی ج 11 ص 93 ۔ 94 ح 6324 وغیرہ من طریق ہشام بن زیاد عن الحسن قال : سمعت ابا ہریرۃ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ ہشام بن زیاد متروک ہے (التقریب ص 364 ت : 7292)

5) من قرا یس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ فی تلک الیلۃ" (الداري ح ٣٤٢-وغیرہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ، حسن بصری کی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے دوسرے یہ کہ وہ مدلس ہیں اور عن سے روایت کررہے ہیں ۔

6) "من قرا یس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللہ غفرلہ " (صحیح ابن حبان : موارد الظمان ح 665 وغیرہ عن الحسن (البصری) عن جندب رضی اللہ عنہ بہ)

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ ابو حاتم رازی نے کہا : لم یصح للحسن سماع من جندب " (المراسیل ص ٤٢) نیز دیکھئے حدیث سابق : 5

7) من قرا یس انتغاء وجہ اللہ تعالیٰ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ فاقرؤوہا عند موتاکم " (البیہقی فی شعب الایمان ح ٢٤٥٨ من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ایک مجہول راوی : ابو عثمان غیر النہدی اور اس کے باپ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ یہ روایت مختصرا مسند احمد (26/5، 27) مستدرک الحاکم (565/1) صحیح ابن حبان (الاحسان 269/7 ح 2991 ونسخہ محققہ ح : 3002) سنن ابی داود (3121) اور سنن ابن ماجہ (1448) میں موجود ہے ۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے ۔ مسند احمد (105/4) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے ،

8) من قرا یس فی لیلۃ اصبح مغفوراله " -(حلیۃ الاولیاء 130/4 من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

اس کی سند ابو مریم عبدالغفار بن القاسم الکوفی کی وجہ سے موضوع ہے ۔ ابو مریم مذکور کذاب اور وضاع تھا ۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 4 ص 50 ۔ 51)

9) من قرا یس عدلت لہ عشرین حجۃ ومن کتبہا ثم شربہا ادخلت جوفہ الف یقین والف رحمۃ ونزعت منہ کل غل وداء " (حلیۃ الاولیاء ج 7 ص 136) من حدیث الحارث (الاعور) عن علی بہ "

یہ روایت حارث اعور کے شدید ضعف (مع تدلیس ابی اسحاق) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

10) "لوددت انہا فی قلبہ کل انسان من امتی یعنی یس" (: البزار کشف الاستار 3/87 ح 2305 من حدیثا بن عباس)

اس کا راوی ابراہیم بن الحکم بن ابان ضعیف ہے۔ (لتقریب: 166)

11) من قرا سورۃ یس وہو فی سکرات الموت او قریب عندہ جاءہ خازن الجنۃ بشربۃ من شراب الجنۃ فسقاہا ایاہ وہو علی فراشہ فیشرب فیموت ریان و یبعث ریان ولا یحتاج الی حوض من حیاض الانبیاء" (الوسیط للواحدي ۳/۵-۹)

یہ روایت موضوع ہے۔ یوسف بن عطیہ الصفار متروک تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: 7872)

اورہارون بن کثیر مجہول ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 6 ص 218)

12) من قرا یس فکانما قرا القرآن عشر مرات" (شعب الایمان للبیہقی ح 2459)

یہ روایت حسان بن عطیہ کی وجہ سے مرسل ہے۔

13) سورہ یس تدعی فی التوراۃ المنعمۃ۔۔۔ الخ

(شعب الایمان ح 2465 للعقیلی ج 2 ص 143 الامالی للشجری ج 1 ص 118 تاریخ بغداد للخطیب ج 2 ص 387، 388 والموضوعات لابن الجوزی ص 347 ج 1 تبلیغی نصاب ص 292 فضائل القرآن ص 58-59)

اس روایت کی سند موضوع ہے محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الجدعانی متروک الحدیث ہے اور دوسرے کئی راوی مجہول ہیں امام بیہقی فرماتے ہیں : "وہو منکر" امام عقیلی نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے۔ اس کی ایک دوسری سند تاریخ بغداد اور الموضوعات لابن لاجوزی میں ہے، اس کا راوی محمد بن عبد بن عامر السمرقندی کذاب اور چور تھا۔

14) "انی فرضت علی امتی قراءۃ یس کل لیلہ فمن دام علی قراءتہا کل لیلۃ ثم مات مات شہیداً" (الامالی للشجري ج ۱ ص ۱۱۸)

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کے کئی راویوں مثلاً عمر بن سعد الوقاصی، ابو حمض بن عمر بن حفص اور ابو عامر بن عبدالرحیم کی عدالت نامعلوم ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سورت یسین کی فضیلت میں تمام مرفوعس روایات ومردود ہیں۔

امام دارمیؒ فرماتے ہیں : " حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ

"ہمیں عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ہے : ہمیں عبدالوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی : ہمیں راشد ابو محمد الحمانی نے حدیث بیان کی، وہ شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں کہ (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا : جو شخص صبح کے وقت یسین پڑھے تو اسے شام تک آسانی عطا ہوگی۔ اور جو شخص رات کے وقت یسین پڑھے تو اسے صبح تک آسانی عطا ہوگی (یعنی اس کے دن و رات آرام و راحت سے گزریں گے۔) (سنن الدارمی 457/1 ح 3422 دوسرا نسخہ : 3462 وسندہ حسن)

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

1) عمرو بن زرارہ : ثقة ثبت (تقریب التهذیب :5032)

2) عبدالوھاب الثقفی : ثقة تغیر قبل موته بثلاث سنین (التقریب : ٤٢٦١) لكنه ماضر تغیرہ حدیثه فانه ماحدث بحدیث فی زمن التغیر۔(میزان الاعتدال 2/681)

3)راشد بن نجیح الحمانی (صدوق ربما اخطا (تقریب التهذیب : ١٨٥٧)

وحسن له البوصیري (زوائد ابن ماجه : ٣٣٧١)

یہ حسن الحدیث راوی تھے۔

4)شہر بن حوشب فیہ راوی ہیں جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔(کما حققته فی کتابی تخریج النھایہ فی الفتن والملاحم ص 119،120)

حافظ ابن کثیر ان کی ایک روایت کو حسن کہتے ہیں (مسند الفاروق ج 1ص 228)

میری تحقیق میں یہ راوی حسن الحدیث ہیں۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ سند حسن لذاتہ ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص493

محدث فتویٰ